باب پنجم

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

الف۔ اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے والے بن سکیں۔

علم	صلاحیت
• مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم جان سکیں۔ • قرآن وسنّت کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ • اُسوہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی مثالیں سمجھ سکیں۔ • مستقبل کی منصوبہ بندی کے اسباب کی مختلف صورتوں اور شرعی حدود و قیود سے واقف ہو سکیں۔ • مستقبل کی منصوبہ بندی کے انفرادی واجتماعی اثرات کا جائزہ لے سکیں۔	• شرعی حدود و قیود میں مستقبل کی منصوبہ بندی اختیار کرنے والے بن سکیں۔ • اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے والے بن سکیں۔

مستقبل کی منصوبہ بندی کا معنی و مفہوم

منصوبہ بندی کو عربی زبان میں تخطیط کہتے ہیں، جس کا معنی کسی کام کو انجام دینے کا تفصیلی خاکا تیار کرنا ہے۔ اصطلاح میں مستقبل کی منصوبہ بندی سے مراد انفرادی واجتماعی زندگی کے اہداف طے کرنا اور ان کو حاصل کرنے کے ذرائع و وسائل کا تعین کرنا ہے یا کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وقت اور طریق کار طے کرنا ہے۔ انگریزی میں اسے پلاننگ کہا جاتا ہے۔ زندگی کے تمام امور پلاننگ اور منصوبہ بندی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس کے بغیر ایک چھوٹا سا کام بھی اچھے اور کامیاب طریقے سے سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کے آباد ہونے کے وقت سے ہی منصوبہ بندی اور انسانی مستقبل کا گہرا تعلق رہا ہے، تاہم موجودہ دور میں پلاننگ میں پیچیدگی آگئی ہے اور اب اکثر اداروں اور تمام حکومتوں میں اس مقصد کے لیے الگ شعبہ جات قائم ہیں۔ اس سے مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں مستقبل کی منصوبہ بندی کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کائنات میں غور و فکر کی دعوت دی ہے اور اس کی بے مثل تخلیق کو اپنی حکمت کے اظہار کا ذریعہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بتایا ہے کہ وہ معاملات کو حکمت وتدبیر سے سرانجام دیتا ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات کائنات کے نظام میں تنظیم و منصوبہ بندی اور تمام امور کے ایک مخصوص وقت اور خاص مقدار سے انجام پانے کا تذکرہ کرتی ہیں۔ مثلاً سورۃ السجدۃ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے چھے دنوں میں تخلیق کائنات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ زمین وآسمان کے معاملات کی تدبیر فرماتا ہے۔ اسی طرح سورۃ یونس میں ہے:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ (یونس: 3)

ترجمہ: بے شک تمھارا ربّ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا چھے دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا وہی ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے۔

غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ "کن" کہہ کر جہان پیدا فرما سکتا ہے، لیکن وہ اپنی تمام طاقت اور قدرت کاملہ کے باوجود امور کی انجام دہی میں منصوبہ، تدبر، وقت اور مقدار کو شامل فرما رہا ہے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کی مرضی یہ ہے کہ اس کے بندے بھی معاملات کو منصوبہ بندی سے انجام دیں۔

تخلیق کائنات میں حکمت کی کارفرمائی کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے انسان کو بار بار غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ جب غور کیا جائے تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ نظام مکمل منصوبہ بندی سے چل رہا ہے اور اس میں کوئی کمی یا جھول نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ (الملک: 3-4)

ترجمہ: وہ جس نے سات آسمان اوپر نیچے بنائے تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں دیکھو گے تو تم نگاہ ڈالو (اور دیکھو) کیا تمہیں کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر تم دوبارہ نگاہ ڈالو نگاہ تھک ہار کر تمھاری طرف ناکام پلٹ آئے گی۔

سنّت انبیاء علیہم السلام اور مستقبل کی منصوبہ بندی

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے قصص کو رہنمائی کا ذریعہ بنایا ہے اور ان کی حیات میں قابل عمل سبق اور حکمت کے نمونے رکھے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم اور نمرود کے سامنے اظہار حق کے لیے ایک کامل منصوبہ ترتیب دیا، جسے دعوتی منصوبہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ واقعہ قرآن حکیم کی کئی سورتوں میں موجود ہے۔ کافروں کے بتوں کو توڑنا اور خدا کی وحدانیت پر نمرود سے مکالمہ کرنا، ایک کامل منصوبہ بندی کا نمونہ ہے۔ اسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ زیادہ وضاحت کے ساتھ منصوبہ بندی کی اہمیت واضح کرتا ہے، جسے قرآن نے احسن القصص قرار دیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملک و قوم کو تباہ کن قحط سے بچا لیا تھا۔ اس معاشی و اقتصادی منصوبہ کی تفصیل سورہ یوسف کی آیات ۴۷ تا ۴۹ میں بیان کی گئی ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کا قوم سے مایوس ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کشتی بنانا اور اہل ایمان اور جانوروں کے ایک ایک جوڑے کو اس میں سوار کرنا، ایک مکمل منصوبہ بندی اور ریسکیو پلان تھا۔ اللہ کریم قادر ہے، وہ چاہتا تو سبب اور ذرائع کے بغیر اہل ایمان کو بچا لیتا، مگر اس کی حکمت یہ ہے کہ تمام اسباب بروئے کار لائے جائیں اور پھر اس پر توکل کیا جائے۔ اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات میں بھی منصوبہ بندی کی ضرورت و اہمیت کے اسباق موجود ہیں۔

سنّت نبوی ﷺ اور مستقبل کی منصوبہ بندی

اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی پاک ﷺ کی اتباع اور پیروی کا حکم دیا ہے اور آپ ﷺ کو مسلمانوں کے لیے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ نبی پاک ﷺ کی ساری زندگی منصوبہ بندی اور پلاننگ کا نمونہ ہے۔ حیات مبارکہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں تنظیم و منصوبہ بندی شامل نہ ہو۔ سیرت

طیّبہ کا مطالعہ ہمیں نظم و نسق اور اور منصوبہ بندی کے عظیم الشان واقعات سے روشناس کرواتا ہے۔ جن میں سے چند ایک کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جارہا ہے:

- آپ ﷺ نے نبوّت کے اعلان کے بعد حکمت اور تدبر سے کام لیتے ہوئے پہلے اپنے قریبی ساتھیوں کو دعوت دی اور آہستہ آہستہ تدریج کے ساتھ دعوت کے دائرہ کار کو بڑھایا۔ پہلے تین سال دعوت کو خفیہ رکھا تاکہ مشرکین کے رد عمل کی شدت کو کم کیا جاسکے اور دعوت کا کام ابتدا میں ہی مشکلات کا شکار نہ ہو جائے۔ یہ عمل بہترین منصوبہ بندی کا مظہر ہے۔
- مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دینا، بہترین حکمت عملی اور منصوبہ کا حصہ تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ مکہ والوں کی ہٹ دھرمی کو جان چکے تھے اور مکہ سے باہر ایک محفوظ مرکز کی تلاش میں تھے، جہاں سے دعوت کے کام کو بلا روک ٹوک جاری رکھا جاسکے۔
- مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے وقت جس طرح آپ ﷺ کے ساتھی ایک ایک کر کے مکہ مکرمہ سے نکل گئے اور جس طرح سے آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کا سفر مکمل کیا، وہ حکمت اور منصوبہ بندی کا شاہکار ہے۔
- مدینہ منورہ میں جدید اسلامی ریاست کے معاشی اور دفاعی مسائل کو حل کرنے کے لیے میثاق مدینہ پر اتفاق کروانا، مؤاخات قائم کرنا اور مدینہ منورہ کے ارد گرد کے قبائل سے معاہدے کرنا بہترین منصوبہ بندی کا ثبوت ہے۔
- غزوات کے واقعات میں آپ ﷺ کی بہترین منصوبہ بندی یا حکمت عملی قیامت تک کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔

الغرض سیرت نبوی کے تمام واقعات اور آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ہر گوشہ میں منصوبہ بندی اور غور و فکر کے بہترین اسباق ملتے ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بھلائی اور اس دعوت کے عظیم الشان کام کی تکمیل میں غور و فکر اور عمل کرتے ہوئے گزرا، جو ہمارے لیے منصوبہ بندی اور عمل کا بہترین نمونہ ہے۔

مستقبل کی منصوبہ بندی۔ حدود و قیود

مستقبل کی منصوبہ بندی ایک عزم، ارادہ اور غور و فکر کے مجموعہ کا نام ہے۔ جس میں انسان اپنی بہترین کوشش سے ماضی کے تجربات اور حال کے علم کی روشنی میں مستقبل کی بہتری کے لیے ایک راہ عمل متعین کرتا ہے۔ منصوبہ بندی کے نتیجہ میں اسے اچھے نتائج حاصل ہونے کی امید ہوتی ہے۔ اس سارے عمل میں شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اسباب کو اختیار کرے، لیکن اس کا آخری بھروسا اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہیے۔ مستقبل کی منصوبہ بندی کے حوالے سے سب سے اہم یہی نکتہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اللہ کریم پر بھروسا رکھنا اور بہترین کاوش کرنا منصوبہ بندی کے دو اہم ستون ہیں۔ منصوبہ بندی میں شرعی اصولوں اور حدود کی پابندی کے ساتھ ان امور پر مکمل غور فکر کی ضرورت ہے، جن کے بارے میں منصوبہ بندی کی جارہی ہو۔ اس سلسلہ میں درج ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1. تمام منصوبوں کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول اور دین و ریاست اور عام انسانوں کی بھلائی ہونا چاہیے۔
2. منصوبہ بناتے وقت بہترین کوشش اور مکمل غور و فکر کرنا چاہیے۔
3. منصوبہ میں مستقبل کے بدلتے حالات کے لیے تبدیلی کی گنجائش ہونی چاہیے۔

4. منصوبہ بندی کے مقاصد طے کر لینے چاہییں اور کسی ایسی چیز کے حصول کا منصوبہ نہیں بنانا چاہیے، جو شریعت کی رو سے جائز نہ ہو۔
5. ایسے امور کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے جس سے شریعت کے عام مقاصد کی حفاظت کی جا سکے۔
6. ذاتی ترقی، دنیاوی تعلیم، کاروبار، شادی، خاندانی فلاح و بہبود، معاشرتی بھلائی اور ملکی ترقی، ان سب کے لیے منصوبہ بندی جائز اور اچھا عمل ہے۔
7. منصوبہ بندی میں وسائل کے تعین میں کسی بھی حرام اور ناجائز ذریعہ کو شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اس بات کو نہایت احتیاط سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کسی بہت اچھے اور نیک مقصد کے حصول کے لیے بھی برے ذرائع کو اختیار کرنا جائز اور درست نہیں ہے۔
8. منصوبہ بندی کے نتائج کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں۔ ترجمہ: جب آپ (کسی بات کا) عزم کر لیں تو اللہ پر توکّل کیجیے بے شک اللہ توکّل کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے (آل عمران: 159)۔ ایک اور مقام پر زیادہ وضاحت سے اس عقیدہ کو یوں بیان فرمایا:

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا (الکہف: 23-24)

ترجمہ: اور کسی کام کے بارے میں یہ نہ کہیں کہ میں یہ کام کل ضرور کروں گا۔ مگر یہ کہ (جیسے) اللہ چاہے اور اپنے رب کو یاد کر لیا کریں جب آپ بھول جائیں اور فرمائیں امید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے قریب تر ہدایت کی راہ دکھائے۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر کام میں اللہ کی مشیت کی کارفرمائی کا ایمان رکھے اور اسباب و ذرائع کو اپنے عقیدہ کا مرکز نہ بنائے۔ توکل اور منصوبہ بندی کے نازک تعلق کی وضاحت کے لیے مولانا ظفر علی خان کا یہ شعر بہت عمدہ ہے۔

توکل کا یہ مطلب ہے کہ خنجر تیز رکھ اپنا
پھر انجام اُس کی تیزی کا مقدر کے حوالے کر

9. اگر کوئی کام بہترین تدبیر کے باوجود بھی اس کی مرضی کا نہ ہو سکے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سچا جانے اور اس پر صبر و شکر کرے۔ ناشکری اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اور یہ نعمتوں کے زوال کا سبب بن جاتی ہے۔

مستقبل کی منصوبہ بندی کے اثرات۔

منصوبہ بندی کی اہمیت سمجھنے کے بعد اس کے اثرات کو جاننا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ انفرادی زندگی میں بھی اگر گھر کے معاملات میں منصوبہ بندی شامل ہو، تو خاندان اور اس کے افراد ترقی کرتے ہیں۔ ان کا مستقبل محفوظ ہو جاتا ہے اور بروقت ضروریات زندگی میسر آتی ہیں۔ جن خاندانوں میں منصوبہ بندی کر کے امور چلائے جاتے ہیں، ان کے افراد میں اطمینان، صحت اور آپس کی محبت کی فراوانی کا مشاہدہ باآسانی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس بے نظمی کے شکار خاندانوں کی زندگیاں تباہ حالی کا منظر پیش کرتی ہیں اور وہ آپس کی محبت اور دل کے سکون سے محروم ہو جاتے ہیں۔ قومی زندگی میں بھی جہاں صحیح منصوبہ بندی شامل نہیں ہوتی، وہاں افراتفری اور بدنظمی عام ہوتی ہے اور لوگوں کی زندگی سکون سے محروم ہو جاتی ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرنے کے لیے منصوبہ بندی کو اہمیت دیں۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت میں منصوبہ بندی سے خالی کوئی عمل ڈھونڈنے سے نہیں ملتا اور ہمیں ان کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اسوہ کی مکمل پیروی کرنی چاہیے، تاکہ دنیا و آخرت کی زندگی میں کامیاب ہو سکیں۔ ہم اپنے ارد گرد غور کریں تو وہ طالب علم ہمیشہ جماعت میں نمایاں نظر آئیں گے، جو اپنا اسکول اور گھر کا کام ترتیب اور منصوبہ بندی سے سرانجام دیتے ہیں۔ وہ امتحانات میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور زندگی میں بھی کامیابیاں سمیٹتے ہیں۔ ہمیں بھی اپنی زندگی کا قلیل المدتی اور طویل المدتی منصوبہ ترتیب دے کر اپنے خاندان اور ملک کی خدمت کی تیاری کرنی چاہیے۔

مشق

سوال نمبر ۱۔ مناسب ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ منصوبہ بندی کو عربی زبان میں کہتے ہیں:

الف۔ پلاننگ　　ب۔ تہذیب　　ج۔ تخطیط　　د۔ تصمیم

۲۔ منصوبہ بندی کے دو اہم ستون ہیں:

الف۔ وسائل پیدا کرنا اور مال خرچ کرنا　　ب۔ دوستوں کی مدد لینا اور اساتذہ سے معلومات اکٹھی کرنا

ج۔ لوگوں کو ساتھ ملانا اور حکومت سے منظوری لینا　　د۔ اللہ کریم پر بھروسا رکھنا اور بہترین کاوش کرنا

۳۔ کس نبی علیہ السلام کے قصے کو اللہ تعالیٰ نے احسن القصص قرار دیا ہے:

الف۔ حضرت نوح علیہ السلام　　ب۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام　　ج۔ حضرت یوسف علیہ السلام　　د۔ حضرت یونس علیہ السلام

۴۔ کس نبی علیہ السلام کا منصوبہ ایک ریسکیو پلان تھا:

الف۔ حضرت ہود علیہ السلام　　ب۔ حضرت نوح علیہ السلام　　ج۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام　　د۔ حضرت یوسف علیہ السلام

۵۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدۃ میں کتنے دنوں میں تخلیق کائنات کا ذکر فرمایا ہے:

الف۔ چار دن　　ب۔ پانچ دن　　ج۔ چھے دن　　د۔ سات دن

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا تین سال تک دعوت کو خفیہ رکھنے کا مقصد کیا تھا؟

۲۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں قحط سے بچنے کی منصوبہ بندی کے حوالے سے کیا واقعہ ملتا ہے، قرآن پاک کا مطالعہ کر کے بتائیں۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ اس طرح بیان کریں کہ اس سے منصوبہ بندی کے فوائد کا پتا چلے۔

سوال نمبر ۳۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں منصوبہ بندی کی اہمیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

۲۔ قرآن حکیم سے منصوبہ بندی کے بارے میں کیا سبق ملتا ہے، تفصیل سے بیان کریں اور انبیاء کرام کے واقعات کا بھی ذکر کریں۔

۳۔ مستقبل کی منصوبہ بندی ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب کرتی ہے؟ تفصیلی جائزہ لیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مستقبل کی منصوبہ بندی کی مختلف صورتوں پر مشتمل فہرست بنائیں۔
- اپنی آنے والی زندگی کی منصوبہ بندی پر مبنی چارٹ بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- مستقبل کی قلیل المیعاد اور طویل المیعاد منصوبہ بندی کے ثمرات پر جماعت میں مذاکرہ کروایا جائے۔
- مثالی تربیت کے اہم عناصر مثلاً خیر خواہی، شفقت و محبت اور باہمی احترام سے متعلق مذاکرہ کروایا جائے۔

ب۔ اسلامی تہذیب کے امتیازات

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اسلامی تہذیب کے امتیازات سمجھتے ہوئے ان کو اپنی عملی زندگی پر لاگو کر سکیں۔

- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی تہذیب کو جان سکیں۔
- اسلامی تہذیب کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- اسلامی تہذیب کی بنیادی خصوصیات کو سمجھ کر ان کا جائزہ لے سکیں۔
- اسلامی تہذیب کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- اسلامی تہذیب کے مختلف اصولوں اور طریقوں سے واقف ہو کر اپنی زندگیوں کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

تہذیب عربی کے لفظ "ہذب" سے نکلا ہے جس کا لغوی معنی اصلاح کرنا، تراش خراش کرنا، عیوب سے پاک کرنا، بہتر بنانا، اور تعلیم و تربیت دینا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد کسی قوم کے وہ عقائد اور نظریات ہیں جن پر اس کے رسوم و رواج، رہن سہن، انفرادی اور اجتماعی طرز عمل اور زندگی گزارنے کے تمام طریقوں کا انحصار ہوتا ہے۔ اسے انگریزی میں سویلائزیشن کہتے ہیں۔

اسلامی تہذیب سے مراد مسلمانوں کے تصورات، عقائد اور نظریات ہیں جن کی روشنی میں مسلمان اپنی زندگی کے طور طریقوں، رسوم و رواج، عبادات، کھانے پینے، رہن سہن اور سیاست و معاشرت کی بنیاد رکھتے ہیں اور ان ہی عقائد اور نظریات کی روشنی میں اچھے برے، جائز و ناجائز اور غلط صحیح کی تمیز کرتے ہیں۔ نیز یہی وہ تصورات ہیں جن کی بنا پر دنیا بھر کے مسلمان آپس میں ایک رشتہ میں وابستہ ہیں۔

> **اسلامی تہذیب کے تشکیلی عناصر**
>
> بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ (صحیح بخاری: 8)
>
> ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

تہذیب کے عناصر سے مراد وہ اجزا ہیں، جن کے ملنے سے یا جن کی وجہ سے کوئی تہذیب وجود میں آتی ہے۔ جیسے کسی عمارت کی تعمیر میں استعمال ہونے والا سامان ہوتا ہے۔ ان کو تہذیب کے تشکیلی عناصر بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں ایسی تعلیمات شامل ہوتی ہیں جو کسی بھی تہذیب کی بنیاد بناتی ہیں۔ مثلاً اس تہذیب کے ماننے والوں کا دنیاوی زندگی کا کیا تصور ہے یا زندگی کا مقصد کیا ہے، بنیادی اخلاقی اصول کیا ہیں اور دوسرے انسانوں سے تعلقات کے سلسلے میں کیا قاعدے مقرر ہیں وغیرہ۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد اسلامی تعلیمات پر ہے۔ ان تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے، جس میں اچھے اعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس دنیا کی زندگی میں امن و سلامتی ہو، برائیوں کی روک تھام ہو اور نیکیوں کو فروغ ملے نیز عدل و انصاف کا ایسا نظام قائم کیا جائے، جس میں تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے بتائے طریقے سے یا بعض حدود و قیود کے تحت اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کا حق دیا جائے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ اسلامی تصور کے مطابق جب وہ اس دنیا کو چھوڑ

کر اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہو تو وہ اپنے اعمال کا جواب دے سکے۔ اسلامی تہذیب کے تشکیلی عناصر میں وہ تعلیمات بھی شامل ہیں جو ایک ظاہری وجود رکھتی ہیں اور ایک مسلمان معاشرہ اس کے ذریعے سے پہچانا جاتا ہے۔ ان میں اس بات کی شہادت دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنا، روزے رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا شامل ہے۔ یہ وہ عناصر ہیں جو مسلمانوں کی زندگی میں فرائض کا درجہ رکھتے ہیں اور اسلامی تہذیب کی تشکیل اور نشوونما میں انھیں بنیادی مقام حاصل ہے۔ کلمہ شہادت مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے جھکنے سے بچائے رکھتا ہے۔ نماز اللہ تعالیٰ سے جوڑے رکھتی ہے اور برائی کے کاموں سے باز رکھتی ہے اور جماعت کا اہتمام اجتماعی نظم وضبط پیدا کرتا ہے۔ روزہ مسلمان کو اپنے نفس پر قابو رکھنے کی تربیت دیتا ہے اور اپنے ساتھی انسانوں کا درد سکھاتا ہے۔ زکوٰۃ سے کمزور طبقوں کو ساتھ لے کر چلنے کا ایک پورا نظام وجود میں آتا ہے۔ حج سے ایک طرف انفرادی طور پر انسانی عبادتیں اپنی معراج حاصل کرتی ہیں تو دوسری طرف اس سے بین الاقوامی اسلامی معاشرہ اور اجتماعی نظام پروان چڑھتا ہے۔

اسلامی تہذیب کی اہمیت

اسلامی تہذیب کی اصل اہمیت یہ ہے کہ اس کی بنیاد قرآن کی زندہ تعلیمات اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر استوار ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیاں ان دو اصولوں کی روشنی میں گزاریں اور ایک ایسا معاشرہ اور تہذیب وجود میں لائے، جس نے انسانیت کو ظلم پر مبنی طبقاتی نظام سے نکال کر مساوات کی لڑی میں پرو دیا۔ انسانیت کو رنگ ونسل کے تعصبات سے نکال کر عالمگیر اخوت وبھائی چارے پر مشتمل نظام قائم کیا۔ اسلامی تہذیب نے نسل انسانی کو جہالت اور آباؤ اجداد کی اندھی تقلید سے نکال کر علم کی روشنی میں تحقیق کا سفر طے کرنے اور کائنات کی چھپی حقیقتوں کا سراغ لگانے کا درس دیا۔ اسلامی تہذیب انسانی تاریخ کی واحد تہذیب ہے جو مذہب کی تعلیمات کا پرتو اور عکس ہے۔ اس کی اہمیت یہ بھی ہے کہ یہ اٹل اصولوں پر قائم اور ایسے عناصر سے تشکیل پذیر ہوئی ہے، جو دائمی اور غیر مبدل ہیں۔ اس کا انحصار انسانی تجربات اور نسلی ارتقا پر نہیں ہے، بلکہ یہ قرآن وسنت کی عملی تعلیمات پر استوار ہونے کی وجہ سے ہر زمانے کی بے راہ روی سے محفوظ رہتی ہے اور آنے والی نسلوں کو تازہ اور غیر ملاوٹ شدہ رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات وامتیازات

ا۔ عقیدہ توحید ورسالت: توحید ورسالت کا تصور اسلامی زندگی میں روح کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نہ صرف اسلامی تہذیب کے وجود میں آنے کا بنیادی عامل ہے بلکہ اسلامی تہذیب کی امتیازی خصوصیت اور پہچان بھی ہے۔ اسلام میں توحید صرف ایک تصور نہیں ہے، بلکہ یہ ایسی قوت ہے جو روح کی طرح اسلامی دنیا کے جسم میں موجود ہو کر اسے زندہ اور آپس میں جوڑ کر رکھے ہوئے ہے۔ اسی تصور کے اندر سے ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی بندگی کا شوق پیدا ہوتا ہے اور انسان کو ایسی ایمانی قوت نصیب ہوتی ہے جو اسے کسی غیر خدا کے خوف سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ مسلمانوں کو ان کے عقیدہ توحید نے ہی دنیا بھر میں متحد کر رکھا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر ایمان رکھنا اور ان کی عزت وتوقیر کرنا اور حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان بھی تمام مسلمانوں کا مشترکہ عقیدہ اور میراث ہے۔ مسلمانوں کی رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت واحترام اور یہ عقیدہ کہ آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے، اسلامی تہذیب کی وہ اہم خاصیت ہے، جو اسے دنیا بھر کی تہذیبوں سے ممتاز کرتی ہے۔

۲۔ مساوات انسانی: اسلامی تہذیب کی ایک اہم خصوصیت انسانی مساوات ہے۔ اللہ کریم کے قانون کی نظر میں سارے انسان برابر ہیں۔ صرف اہل تقویٰ کو اللہ تعالیٰ نے فضیلت عطا کی ہے۔ پنج وقتہ نمازوں میں چھوٹے بڑے، امیر غریب، سب کندھے سے کندھا ملا کر، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دیتے ہیں۔ اسی طرح حج کے موقع پر تمام مسلمان ایک جیسا لباس پہنتے ہیں اور ایک ہی طرح کی عبادت کرتے ہیں، جس سے شاہ و گدا کا پتا نہیں چلتا۔ یہ اسلامی مساوات کی بہت بڑی نشانی ہے۔

۳۔ اجتماعی نظم: اسلامی تہذیب کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کے لیے اجتماعی ذمہ داری کا احساس پایا جاتا ہے۔ اسے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جسے لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ (آل عمران: 110)

۴۔ اخوت اسلامی: اسلامی تہذیب کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والوں میں عالمگیر بھائی چارہ پایا جاتا ہے۔ اسلامی تہذیب کے ماننے والے افراد کے درمیان اخوت کے گہرے رشتے نے دنیا کے ہر خطے کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کر رکھا ہے۔ یہ ہمیشہ سے ایسا رہا ہے اور ان شاء اللہ ایسا ہی رہے گا۔ قرآن حکیم میں ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات: 10) ترجمہ: بے شک سب اہل ایمان (تو آپس میں) بھائی بھائی ہیں

۵۔ مذہبی رواداری: اسلامی تہذیب اور اسلامی معاشرے میں یہ امتیازی وصف ہے کہ اس میں بسنے والی اقلیتوں کے حقوق محفوظ ہیں اور کسی اقلیت پر مذہبی معاملے میں کوئی جبر نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔ ترجمہ: دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے (البقرۃ: 256)۔ تاریخ بتاتی ہے کہ مذہبی معاملات میں مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کا مظاہرہ کیا ہے، حتیٰ کہ مفتوحین کو بھی تبدیلی مذہب پر مجبور نہیں کیا گیا۔ میثاق مدینہ کا معاہدہ مذہبی رواداری کی روشن مثال ہے اور ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

۶۔ سادگی و اعتدال: اسلامی تہذیب سادگی پر استوار ہے اور اس میں نمود و نمائش اور بے جا اسراف کو پسند نہیں کیا جاتا۔ نبی پاک ﷺ نے سادگی کو پسند فرمایا اور اسے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد پاک ہے۔ ترجمہ: بیشک سادگی ایمان میں سے ہے (ابن ماجہ: 4161)۔ اسی طرح اعتدال اور درمیانہ راستہ اختیار کرنے کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میانہ روی اختیار کی، وہ محتاج نہ ہوگا (مسند احمد: 4271)۔

۷۔ دین و دنیا کا امتزاج: اسلامی تہذیب کی یہ خاصیت اور امتیاز ہے کہ یہ دین و دنیا دونوں کا امتزاج ہے۔ نہ اس میں دین کو اختیار کر کے دنیا کو چھوڑنے کا درس دیا گیا ہے اور نہ ہی دنیا کو اختیار کر کے آخرت کو چھوڑنے کا درس ہے۔ اسلام توازن پر زور دیتا ہے اور دین و دنیا دونوں کی بھلائی کا خواہاں ہے۔ اس میں رہبانیت بھی نہیں اور دنیا پرستی بھی نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں مسلمانوں کو دعا میں دنیا و آخرت کی بھلائی چاہنے کا سبق دیا گیا ہے۔ ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (البقرۃ: 201)

۸۔ عدل وانصاف: اسلامی تہذیب کا ایک بہت بڑا امتیاز عدل وانصاف کا قیام ہے۔ قرآن حکیم نے عدل وانصاف کے قیام پر بہت زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ: "بے شک اللہ حکم فرماتا ہے عدل کا اور احسان کا" (النحل: 90)۔ قرآن حکیم کی بہت سی آیات اور سنت نبوی ﷺ میں عدل کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ معزز گھرانے کی ایک عورت نے چوری کی اور نبی پاک ﷺ کی خدمت میں اس عورت کے لیے

معافی کی سفارش کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم اگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ (صحیح بخاری: 3475)

۹۔ **عالمگیر تہذیب:** اسلامی تہذیب کا یہ بھی امتیاز ہے کہ یہ عالمگیر تہذیب ہے۔ دنیا کے ہر خطے سے لوگ اسے اپنائے ہوئے ہیں، اور وہ اپنی علاقائی روایات کی پاسداری کے ساتھ ساتھ، اسلام کی اجتماعی تہذیبی روایات کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ اسلامی تاریخ پر نظر ڈالیں تو اسلام میں علما، مفکرین اور اولیاء کرام، جنھوں نے انسانیت کی بھلائی کے لیے بہت سی خدمات سرانجام دی ہیں، ان سب کا تعلق دنیا کے مختلف خطوں اور مختلف نسلوں سے تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ختم نبوت کے شرف کے لیے منتخب فرمایا اور ان کو عالمگیر شریعت عطا کی گئی۔ اسلامی تہذیب اسی عالمگیر شریعت پر مبنی ہونے کی وجہ سے دوسری تہذیبوں سے ممتاز ہے۔

اسلامی تہذیب کے اثرات

اسلامی تہذیب نے دنیا کی تاریخ میں سب تہذیبوں سے زیادہ اثرات مرتب کیے ہیں جو اجتماعی انسانی نظام پر بہت گہرے ہیں۔ آج کی دنیا کے نقشے کو دیکھ لیجیے۔ جو خطے آج عرب دنیا کا حصہ ہیں، وہ اصل عرب نہیں تھے، بلکہ مسلمان وہاں آباد ہوئے اور وہاں کی مقامی آبادی کو اپنے کردار اور تہذیب و تمدن سے متاثر کیا۔ نہ صرف ان قوموں نے مسلمانوں کا دین اور ان کی زبان اختیار کرلی، بلکہ رسوم و رواج اور مکمل طرز زندگی اختیار کر لیا، یعنی تہذیب کو اپنالیا۔ ذیل میں چند نکات کی صورت میں اسلامی تہذیب کے اثرات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

- مسلمانوں نے دنیا میں ہمیشہ امن کو فروغ دیا ہے۔ ابتدائے اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں پورا عرب زیر نگیں آگیا تھا اور قاضی سلمان منصور پوری کی تحقیق کے مطابق لڑائیوں میں دونوں اطراف کے صرف (1018) افراد کو جان سے ہاتھ دھونا پڑے تھے۔ لاکھوں مربع میل رقبہ کا اتنے کم نقصان کے ساتھ زیر اثر آجانا، اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام امن، تبلیغ اور سیرت و کردار کے ذریعے پھیلا۔ جنگوں کے دوران میں بھی انسانی حقوق کا خیال رکھا گیا اور اس سلسلے میں تاریخ انسانی میں پہلی بار جنگ کے اصول میدان جنگ میں اور بعد ازاں قیدیوں کے ساتھ سلوک میں برتے گئے۔ ان ہی تعلیمات کو بنیاد بنا کر جدید دنیا کے جنگی قوانین وضع کیے گئے ہیں۔
- اسلامی تہذیب نے علم و حکمت کو فروغ دیا اور آٹھ سو سال تک مسلمان دنیا میں غالب قوت رہے ہیں۔ انھوں نے علم کو قدیم اقوام سے حاصل کر کے آج کی جدید اقوام کے حوالے کیا۔ اس طرح علم کے ارتقا میں اسلامی تہذیب کا بہت بڑا حصہ اور شراکت ہے۔
- اسلامی تہذیب نے بھائی چارے کو فروغ دیا اور اس کے اثرات نے دنیا کے مختلف خطوں میں رہنے والے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب کر رکھا ہے۔ پاکستان کے مسلمان چیچنیا، بوسنیا اور دنیا کے ہر خطے کے مسلمانوں کا درد محسوس کرتے ہیں۔ اسی طرح کینیا یا کسی اور ملک میں رہنے والا ایک مسلمان فلسطین اور کشمیر کے لوگوں کا درد محسوس کرتا ہے۔
- اسلامی تہذیب تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور مقدس ہستیوں کو یکساں احترام کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اس نے باقی ادیان اور مذاہب کو رواداری اور پر امن بقائے باہمی کا اصول دیا ہے۔

- اسلامی تہذیب کی خاصیت اور امتیاز یہ بھی ہے کہ آج مہذب دنیا انسانی حقوق کے جن اصولوں کو تسلیم کرتی اور بڑے زور و شور سے ان کا پرچار کرتی ہے، وہ حقوق صدیوں قبل اسلامی دنیا میں مسلم اور غیر مسلم شہریوں کو حاصل تھے۔
- عورت کے حقوق کا جتنا تحفظ اسلامی تہذیب نے کیا ہے، دنیا کی کوئی تہذیب اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ قرآن و سنت نے نہ صرف عورتوں بلکہ تمام کمزور طبقوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔ خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق اور خاص طور پر عورتوں اور غلاموں کے حقوق کا چارٹر ہے۔ اسی سے دنیا نے جدید انسانی حقوق کے اصول اخذ کیے اور اس میں اپنے مخصوص تصورات شامل کر کے جدید انسانی حقوق کا نظام ترتیب دیا ہے۔
- غلامی کے خاتمے کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات نے بہت واضح اثرات مرتب کیے ہیں۔ اسلام نے غلامی کو بتدریج ختم کرنے کے لیے انسانی حقوق کا معیار بلند کیا اور دنیا کے جاری نظام کو درہم برہم اور تباہ کیے بغیر آہستہ آہستہ غلامی کے خاتمے کے لیے راہ ہموار کی۔
- اسلامی تہذیب استحصال کی تمام صورتوں اور خاص طور پر معیشت میں اجارہ داری کی مخالف ہے۔ اس نے روزی کمانے کے تمام ایسے ذرائع کی روک تھام کے اصول بنائے ہیں، جن سے انسانوں میں معاشی ناہمواری پیدا ہو اور کسی ایک فرد یا گروہ کا نقصان ہو۔ اسلامی تعلیمات میں سود کو حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ استحصال کی سب سے بڑی علامت ہے۔ دنیا میں اب اسلامی بینکاری کا غیر سودی نظام تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔
- اسلامی تہذیب علم کے پھیلاؤ کی تہذیب ہے۔ اس تہذیب کے عروج کا راز ہی علم و فن کی ترقی تھا۔ اس کی تعلیمات کا پہلا اور اہم نکتہ علم کا حصول اور فروغ ہے۔ یورپ نے مسلم دنیا اور خاص طور پر اسلامی سپین کی جامعات سے علم حاصل کیا اور ترقی کی منازل طے کیں۔
- اسلامی تہذیب کی ایک نمایاں خوبی سب پر قانون کا یکساں نفاذ ہے۔ حکمران سے لے کر ادنیٰ رعایا تک، سب پر قانون کی حکمرانی نے دنیا کے جدید قوانین کو متاثر کر کے انسانیت کی خدمت کی ہے۔ بڑائی کا معیار تقویٰ قرار دے کر ہر قسم کے نسلی، لسانی، معاشی اور معاشرتی تعصبات کے بتوں کو پاش پاش کر دیا اور سب کے لیے عمل اور تقویٰ کی بنیاد پر بلند درجات حاصل کرنے درس دیا۔

اسلامی تہذیب کے انسانی زندگی پر اثرات بہت گہرے اور ہمہ جہت ہیں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ آج ہم اسلامی تہذیب کے صرف چند اصولوں پر ہی عمل کر رہے ہیں، جبکہ باقی تعلیمات کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کریں اور فرمان باری تعالیٰ کے مطابق پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جائیں تا کہ پھر سے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کر لیں۔

مشق

سوال نمبر۱۔ مناسب ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

۱۔ تہذیب کے مترادف کے طور پر انگریزی اصطلاح استعمال ہوتی ہے:

الف۔ سوسائٹی　ب۔ کلچر　ج۔ سویلائزیشن　د۔ آرٹ

۲۔ میثاقِ مدینہ کا معاہدہ روشن مثال ہے:

الف۔ عفو و درگزر کی　ب۔ مذہبی رواداری کی　ج۔ سخاوت کی　د۔ رحم دلی کی

۳۔ نبی کریم ﷺ نے کس خطبے میں انسانی حقوق کا خلاصہ پیش فرمایا:

الف۔ خطبہ منیٰ　ب۔ خطبہ غدیر　ج۔ خطبہ حجۃ الوداع　د۔ خطبہ تبوک

۴۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدل و انصاف کی اہمیت بتانے کے لیے مثال پیش کی، اپنی بیٹی:

الف۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا
ب۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا
ج۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا
د۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

۵۔ علامہ منصور پوری کے مطابق اسلام کی ابتدائی جنگوں میں دونوں اطراف سے کتنے افراد کو جان سے ہاتھ دھونا پڑے؟

الف۔100 ب۔2500 ج۔1025 د۔1018

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ اسلامی تہذیب سے کیا مراد ہے؟

۲۔ انسانی مساوات سے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

۳۔ اسلامی اخوت کی بنیاد کیا ہے؟

سوال نمبر ۳۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ اسلامی تہذیب کے تشکیلی عناصر بیان کریں۔

۲۔ اسلامی تہذیب کے اثرات تفصیلاً تحریر کریں۔

۳۔ اسلامی تہذیب دنیا کی دوسری تہذیبوں سے کن خصوصیات کی بنا پر ممتاز ہے، مثالیں دے کر واضح کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- اسلامی تہذیب کے متعلق آیات اور احادیث تلاش کر کے اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- اسلامی ممالک کی فہرست بنوائیں تاکہ بچوں کو اسلامی تہذیب اور مسلم برادری کی وسعت کا اندازہ ہو۔

فرہنگ

باب اوّل

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تقریرات	تقریر کی جمع، برقرار رکھنا، تائید کرنا	دیت	قتل کے بدلے ادا کی جانے والی رقم
حجت	دلیل	قصاص	قتل کا بدلہ
ضرب الامثال	مثالیں بیان کرنا	وثیقے	تحریری معاہدے
مضائقہ	تنگی	زرتشتی	زرتشت کے پیروکار، آگ کے پجاری
تعامل	کسی عمل کا رائج ہونا	زرِ مبادلہ	کرنسی
نصائح	نصیحت کی جمع	تنزلی	زوال

باب دوم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ملائکہ	ملک کی جمع۔ فرشتے	برزخ	موت سے لے کر قیامت تک کا عرصہ
بیت المعمور	فرشتوں کا قبلہ	کراماً کاتبین	اعمال لکھنے والے فرشتے
رضوان	جنت کے داروغہ کا نام	میزانِ عدل	اعمال تولنے والا ترازو
مالک	جہنم کے داروغہ کا نام	حوضِ کوثر	جنت کے میٹھے پانی کا حوض
برگزیدہ ہستیاں	اللہ تعالیٰ کے نیک بندے	شفاعتِ عظمیٰ	سب سے بڑی شفاعت یعنی نبی کریم ﷺ کی روزِ محشر اپنے امتیوں کی سفارش
اسفارِ خمسہ	پانچ صحیفے مراد تورات	عشر	زرعی پیداوار کی زکوٰۃ
وحی مکتوبی	تحریر شدہ وحی	حجۃ الوداع	آخری حج
وحی لسانی	زبانی وحی	مناسکِ حج	وہ فرائض جن کے بغیر حج ادا نہیں ہوتا
اہلِ کتاب	مسیحی اور یہودی	رمی	شیطان کو کنکریاں مارنا
آخرت	بعد میں آنے والی چیز	سعی	صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا
حلق	سر منڈوانا	قصر	بال چھوٹے کروانا

باب سوم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ابتلاء	آزمائش	گریہ وزاری	رونا دھونا
پوشیدہ	چھپا ہوا	مساوات	برابری
سدِّ باب	کسی بات کی روک تھام	نسلی تفاخر	نسل کی بنیاد پر فخر جتانا
مسابقت	مقابلہ	عدمِ توازن	ناہمواری
زمین بوس	زمین پر گرا ہوا	خصوصیات	خوبیاں
کٹھن	مشکل	امتیازات	نمایاں پہلو
متاع	مال واسباب	ہمواری	برابری
فریضہ	ذمہ داری	ترغیب	شوق دلانا
طبیعت ناساز	طبیعت خراب ہونا	قطع رحمی	تعلق توڑنا
افاقہ	طبیعت میں بہتری	بردباری	تحمل، برداشت
زیرِدست افراد	ماتحت لوگ	فراوانی	کثرت، بہتات
تکفین	کفن پہنانا	درازی	لمبائی
تدفین	دفن کرنا	حسنِ سلوک	اچھا سلوک
خبر گیری	خبر رکھنا	بھلائی	خیر خواہی
تعامل	معاملہ، رویہ	آئینہ دار	عکاس
شبانہ روز	دن رات	ناروا	نامناسب، نازیبا، ناشائستہ
توقیر	عزت	فروغ	ترقی دینا، بڑھانا
عنصر	حصہ، رکن	صدقِ دل	دل کی سچائی
سبکی	شرمندگی	شبہ	شک، گمان
بتدریج	آہستہ آہستہ، رفتہ رفتہ	مجروح	زخمی
گرویدہ	فریفتہ، دل دادہ، متاثر	تنبیہ	نصیحت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اکتاہٹ	بےزاری، بے رغبتی	اعجاز	معجزہ، کرشمہ
اندازِ تفہیم	سمجھانے کا انداز	اسلوبِ تربیت	تربیت کا طریقہ
احوال	صورت حال، کیفیات		

باب چہارم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آمیزش	ملاوٹ	کبیرہ	بڑا
شائبہ	شک، ملاوٹ	رشتہ الفت	محبت کا رشتہ
خوشنودی	خوشی	فاسد	گندا خراب، برا
ریاکاری	دکھاوا	امتزاج	ملاپ، ملاوٹ
مضر	نقصان دہ	عیب	نقص
خشوع و خضوع	عاجزی، انکساری، گڑگڑانا	خلط ملط	آپس میں مل جانا
مذاق اڑانا	توہین کرنا	رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ
ستار العیوب	عیب چھپانے والا	تفکر	سوچنا، فکر کرنا
حاملین عرش	اللہ تعالیٰ کے وہ فرشتے جو عرش الٰہی کو اٹھاتے ہیں	نظم و نسق	انتظام، بندوبست
صدیق	سچا		

باب پنجم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بڑھوتری	اضافہ	مرکب	کئی چیزوں سے مل کر بنی ہوئی چیز، مخلوط
متعین	طے شدہ، مقررہ	ربا الفضل	زیادتی والا سود
قرض حسنہ	بھلائی کے طور پر قرض	غیر مساوی	جو برابر نہ ہو، ناہموار
متضاد	الٹ	لین دین	کاروبار، تجارت، لینا اور دینا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کالعدم	منسوخ، ختم کرنا	واجب الادا	جن کا ادا کرنا لازم یا ضروری ہو، جو ذمے ہوں
ترک کرنا	چھوڑ دینا	مشقت	سخت مشکل، تھکا دینے والا کام، تکلیف
وعید سنانا	ڈرانا، دھمکی دینا	شراکت	حصہ داری، مل کر کام کرنا
حرص	لالچ	مضاربت	نفع کے لیے مال کسی کو دے کر کاروبار کرنا
انحصار	دارومدار	ماخوذ	اخذ کردہ، وہ چیز جو کہیں سے لی گئی ہو
سلب ہونا	چھن جانا	محکومی	غیر ملکی حکومت کی ماتحتی، غلامی
سرمایہ دار	پیسے والا، بڑے کاروبار والا، دولت مند	فلاح وبہبود	فائدہ اور بھلائی
دارالعمل	کام کا گھر، کام کرنے کی جگہ	تنازعات	تنازعہ کی جمع، جھگڑے، اختلافات
امر بالمعروف	اچھائی کا حکم دینا، اچھے کام کی ترغیب دینا	مؤاخات	بھائی چارہ
نہی عن المنکر	برائی سے روکنا	دستور	آئین، قانون
مساوات	برابری	عصبیت	اپنوں کی بے جا حمایت، اپنے مسلک یا گروہ کی وفاداری اور پاسداری
فروغ دینا	پھیلانا، بڑھاوا دینا	سبوتاژ	توڑ پھوڑ، چلتے ہوئے کام میں رکاوٹ ڈالنا
کفیل	ذمہ دار، کفالت کرنے والا، پرورش کرنے والا	مؤاخات	بھائی چارہ
بیخ کنی	جڑ سے اکھاڑ دینا، ختم کرنا	دستور	آئین، قانون
ضعیف	کمزور	عصبیت	اپنوں کی بے جا حمایت، اپنے مسلک یا گروہ کی وفاداری اور پاسداری

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رفاہِ عامہ	عام لوگوں کی بھلائی	جہاد بالسیف	تلوار یا اسلحہ سے اللہ تعالیٰ کے لیے لڑائی کرنا
دیت	قتل کی سزا سے بچنے کے لیے مقتول کے وارثوں کو ادا کی جانے والی رقم	جہاد باللسان	زبان سے دین کی سربلندی کی جدوجہد کرنا
ترغیب دینا	ابھارنا، آمادہ کرنا، شوق دلانا	سرخرو	کامیاب، فتح مند
اشاعت	علم کو پھیلانا، کتاب چھاپنا	جہاد بالنفس	نفس کی ناجائز خواہشات کو دبانے کی جدوجہد کرنا
غارت گری	کسی پر ناجائز حملہ آور ہونا، لوٹ مار	فضیلت	بزرگی، اہمیت، فوقیت، بڑا درجہ
جہادِ اکبر	سب سے بڑا جہاد	پروپیگنڈا	جھوٹ کو پھیلانا

باب ششم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حلیف القرآن	قرآن سے تعلق رکھنے والا	اقامت حدود اللہ	اللہ کی حدوں کو قائم کرنا
اسطوانۃ القرآن	قرآن کا ستون	فی البدیہہ	بغیر تیاری کے
فقیہ اہل بیت	اہل بیت میں فقہ کا عالم	شیخ اکبر	سب سے بڑا شیخ
معرفت	پہچان	مودت رسول	رسول اللہ ﷺ کی محبت
علم کلام	عقائد کا علم	رفق بین المسلمین	مسلمانوں کے درمیان نرمی
فقاہت	احکامِ شریعت کی علمی مہارت	نقیب	معاملات کی دیکھ بھال کرنے والا
دستگیری	ہاتھ تھامنا، مدد کرنا	فیاض	سخی
فقیہ	علم فقہ کا ماہر	سیر چشم	قناعت کرنے والا
افتراق و انتشار	جدا جدا ہونا	تواضع	عاجزی
استقلال	ثابت قدمی	بسالت	بہادری
جور	ظلم	متمول	مال دار
میدان کارزار	میدان جنگ	چوکر	بھوسی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شدومد	شدت کے ساتھ	مغموم	غم زدہ
مسمار کرنا	گرا دینا	منقطع	ختم ہونے والا
مشرف بہ اسلام ہونا	اسلام قبول کرنا	بالطبع	طبیعت کے اعتبار سے
عامل	گورنر	کسوف	سورج گرہن
صحیفہء حیات	زندگی کا اعمال نامہ	صلہ رحمی	رشتہ داری جوڑنا
مستفیدین	فائدہ اٹھانے والے	جدت طبع	طبیعت کا نیا پن
انشا	تحریر	زہد	دنیا کی کم وقعتی
اصابت رائے	درست رائے	مجاہدہ	جدو جہد کرنے والا
صائب الرائے	درست رائے والا	متنفر	نفرت کرنے والا
صاحب رائے	رائے (سمجھ) والا	توکل	بھروسا کرنے والا
نقاد	پرکھنے والا	حج	ارادہ کرنا
شائقین	شوق رکھنے والے	اتھاہ	بے انتہا
فیض رواں	جاری فائدہ	تلمذ	شاگردی
جولانگاہ	سیر کی جگہ	قاضی	جج، فیصلہ کرنے والا
روحانی فیض	روحانی فائدہ	تزکیہ نفس	نفس کی پاکیزگی

باب ہفتم

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اہداف	ہدف کی جمع، نشانہ، طے کردہ مقصد جس کے حصول کی کوشش کی جائے۔	عیوب	عیب کی جمع، خامیاں
اظہار حق	سچ اور حق بات کا اعلان کرنا	معاشرت	لوگوں کا ایک ساتھ مل جل کر رہنا
اقتصادی	معاشی، روزی کمانے اور خرچ کرنے کے معاملات	استوار ہونا	قائم ہونا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
احسن القصص	بہترین قصہ، سب سے بہتر کہانی	طبقاتی نظام	ایسا نظام جس میں انسانوں کا ایک گروہ دوسروں پر حاوی ہو کر ان کا نقصان کرے
گوشہ	کنارا، کونہ	ارتقا	ترقی کرتے ہوئے کمال کو پہنچنا
مظہر	ظاہر کرنے والا، نشانی، دلیل، ظاہر ہونے کی جگہ	غیر ملاوٹ شدہ	خالص
ہٹ دھرمی	بے جا ضد، کٹر پن	رواداری	دوسروں کو برداشت کرنا
عزم	پکا ارادہ	اقلیت	کسی بڑی آبادی میں دوسرے مذہب کے تھوڑے لوگ، وہ قوم جو تعداد میں تھوڑی ہو
توکل	اللہ تعالیٰ پر بھروسا	اسراف	فضول خرچی
قلیل المدتی	تھوڑے عرصے کا	رہبانیت	دنیا کو چھوڑ کر الگ بیٹھ رہنا
طویل المدتی	لمبے عرصے کا	عالمگیر	پوری دنیا پر مشتمل
قدیم اقوام	ماضی کی قومیں	چارٹر	منشور، رہنما اصول
خطبہ حجۃ الوداع	رسول اکرم خاتم النبیین ﷺ کا اپنے آخری حج پر دیا گیا مشہور خطبہ		

مصنفین کا تعارف

۱۔ڈاکٹر محمد سجاد

آپ نے ماسٹر ڈگریاں اسلامیات، عربی اور ایجوکیشن میں حاصل کیں۔ آپ نے ایم فل اور پی۔ ایچ۔ڈی (علوم اسلامیہ) کی ڈگریاں سیرتِ طیبہ اور دعوت تخصص کے ساتھ حاصل کی۔ آپ کو اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر علوم اسلامیہ کی تدریس و تحقیق کا تیس سال کا تجربہ ہے۔ آپ نے وفاقی وزارتِ تعلیم میں قومی نصاب سازی اور کتب کی تیاری و منظوری میں شامل رہے ہیں۔ آپ نے پنجاب اور آزاد جموں و کشمیر کے ٹیکسٹ بک بورڈز کی تیار کردہ کتب کی نظرثانی کی اور منظوری دی۔ آپ نے ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان میں بی ایس علوم اسلامیہ کا نصاب تیار کیا اس کے علاوہ ایم فل اور پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ کے نصاب کی نظرثانی کی۔ آپ اس وقت علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں شعبہ مطالعات بین المذاہب کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی ہذا میں میٹرک تا پی ایچ ڈی سطح کے بیس سے زیادہ کورسز کی کتب کے مصنف بھی ہیں اور آپ کے پچاس سے زیادہ علمی اور تحقیقی مقالات قومی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف رسائل اور مجلات میں شائع ہو چکے ہیں۔

ای میل ایڈریس:muhammadsajjad@aiou.edu.pk

۲۔پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس

آپ نے ماسٹر ڈگریاں اسلامیات اور ایجوکیشن میں حاصل کیں۔ آپ نے پی۔ ایچ۔ ڈی (ایجوکیشن) کی ڈگری نصاب اور جائزہ کی تخصیص کے ساتھ حاصل کی۔ آپ نے نصاب اور جائزہ کے تحقیقی کام کی اعلیٰ تربیت یونیورسٹی آف لیسٹر (برطانیہ) سے حاصل کی۔ آپ کو اسکول، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر مختلف مضامین پڑھانے کا بیس سال کا تجربہ ہے۔ مزید یہ کہ مصنف نے وفاقی وزارتِ تعلیم شعبہ نصاب سازی میں خدمات سر انجام دیتے ہوئے قومی نصاب سازی اور کتب کی تیاری و منظوری میں طویل عرصہ کام کیا۔ اس دوران آپ نے پاکستان کے تمام ٹیکسٹ بک بورڈز کی تیار کردہ کتب کی نظرثانی کی اور منظوری دی۔ بعد ازاں آپ نے ہائر ایجوکیشن کمیشن میں بطور ڈائریکٹر شعبہ نصاب اعلیٰ تعلیم کی نصاب سازی میں اہم کردار ادا کیا۔ مصنف کے نصاب اور جائزہ کے موضوعات پر کئی مقالے بین الاقوامی رسالوں میں چھپ چکے ہیں۔ آج کل آپ اعلیٰ تعلیم کے ایک تاریخی ادارے میں بطور پرنسپل فرائض سر انجام دے رہے رہیں۔

ای میل ایڈریس:dridreesmoe@gmail.com

۳۔ڈاکٹر علی طارق

ڈاکٹر علی طارق 2010ء سے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے وابستہ ہیں اور کلیہ اصول الدین کے شعبہ حدیث میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر اور کلیہ کی سطح پر انچارج اکیڈیمک افیئرز کے طور پر تدریسی و تحقیقی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ انھوں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے حدیث و سیرت میں پی ایچ ڈی اور حدیث میں ایم فل کی ڈگری حاصل کی۔ انھوں نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے انگریزی ادب میں ایم اے، بی اے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے شہادہ عالیہ کی ڈگری بھی حاصل کر رکھی ہے۔ اُن کی نگرانی میں تئیس اسکالر حدیث میں ایم فل کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ تین کتابوں کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کے ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کے منظور شدہ رسائل و جرائد میں چھ مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ اُن کے دلچسپی کے میدان میں حدیث و سیرت، نصاب سازی، طرقِ تدریس میں بہتری اور بین المسالک و مذاہب ہم آہنگی شامل ہے۔ وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی مختلف جامعات، کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ، لبنان، انڈونیشیا اور شارجہ یونیورسٹی متحدہ عرب امارات کے مختلف تحقیقی و تدریسی پروگراموں میں شرکت کر چکے ہیں۔ ان کو پچاس سے زائد بین الاقوامی اور قومی کانفرنسوں میں اپنے علمی مقالات کے ذریعے شرکت کا موقع مل چکا ہے۔

ای میل ایڈریس:alitariq11@gmail.com

۴۔ڈاکٹر سلمان شاہد

مصنف نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الشھادۃ العالیہ اور سرگودھا یونیورسٹی سے بی ایڈ کی سند حاصل کی اس کے علاوہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے حدیث میں ماسٹر، ایم فل اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔آپ کو کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر اسلامی علوم کی تدریس کا پندرہ سال کا تجربہ حال ہے۔مزید یہ کہ آپ نے وفاقی وزارتِ تعلیم میں قومی نصاب سازی، کتب کی تیاری اور نظر ثانی کی خدمات سرانجام دیں۔وہ متعدد علمی و تحقیقی کانفرنسوں میں شرکت کر چکے ہیں۔ان کی دلچسپی کے میدان میں تفسیر حدیث فقہ تقابل ادیان اور تاریخ شامل ہیں۔

ای میل ایڈریس:salmanshahid063@gmail.com

۵۔ڈاکٹر روشن علی

پروفیسر ڈاکٹر روشن علی گادہی نے وفاق مدارس جامعۃ المنتظر لاہور سے ایم اے اسلامیات کی سند حاصل کی۔یونیورسٹی آف سندھ جامشورو سے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔فیڈرل پبلک سروس(FPSC) کا امتحان پاس کرنے کے بعد بطور لیکچرر تدریس کے شعبے سے وابستہ ہوئے۔ آپ کے 25 سے زائد تحقیقی مضامین مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔آپ نے بطور ممبر آف ریویو کمیٹی فیڈرل کریکلم اور پنجاب کریکلم اتھارٹی میں بھی اپنی خدمات سرانجام دیں۔آج کل آپ بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر تدریس کے شعبے میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اس کے علاوہ مختلف تحقیقی جرنلس کے مجلس ادارت، پیئر ریویو، یونیورسٹی کے تھیسز ریویور اور کو گائیڈ کے طور بھی اپنی ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔

ای میل ایڈریس:ali.roshan1975@gmail.com

۶۔ڈاکٹر محمد علیم

ابو عمار ڈاکٹر محمد علیم نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے علم سیرت کے تخصص کے ساتھ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر رکھی ہے۔ بیس سال سے شعبہ تعلیم سے وابستہ ہیں اور میٹرک ایف اے اور گریجویشن کی سطح پر اسلامیات کا مضمون پڑھانے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔علوم اسلامیہ کے مختلف میادین خاص طور پر تاریخ و سیرت، اسلام کے سیاسی افکار اور عالم اسلام کے وسائل و مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں۔انھوں نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات اور بی ایڈ کی ڈگری حاصل کی اور نمل یونیورسٹی اسلام آباد سے ڈپلومہ ان عربیک انٹرپریٹرشپ بھی حاصل کر رکھا ہے۔ مختلف رسائل و جرائد میں ان کے سات تحقیقی مضامین شائع ہو چکے ہیں اور وہ متعدد کانفرنسز میں مقالات بھی پیش کر چکے ہیں۔

ای میل ایڈریس:aleem365@gmail.com